Day: Date:

پیغمبر اسلام بطور داعی امن

تعارف

اسلام کا مرکزی پیغام امن، عدل اور رحمت ہیں۔ لفظ اسلام ہی "سلام" سے ماخوذ ہے جس کا معنی ہے "امن و سلامتی"۔ قرآن پاک میں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو "رحمت اللعالمین" قرار دیا گیا ہے اور سنت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ کے سنگدل ماحول سے لے کر مدینہ کے کثیر المذہبی نظم اجتماعی تک، امن کی عملی تشکیل پیش کی ہی وجہ ہے کہ قدیم و جدید محققین آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو حقیقی معنوں میں داعی امن تسلیم کرتے ہیں۔

قرآن کی روشنی میں وضاحت

(۱) رحمت عامہ

اسلام اور قرآن کی تعلیمات تمام انسانیت کے لیے ہیں اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم تمام جہانوں کے لیے رحمت بنا کر بھیجے گئے ہیں قرآن مجید میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وما ارسلناک الا رحمۃ اللعالمین

(سورہ الانبیا : 107)

"اور ہم نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو تمام جہانوں کے

Scanned with CamScanner

(2)

لیے رحمت بنا کر بھیجا ہے"۔

(ii) دعوت کا اسلوب

دعوتِ نبوی کی بنیاد حکمت، نرمی اور بہترین مکالمے پر ہے اکساہٹ، تحقیر یا زبردستی پر نہیں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسلام کا پیغام پرامن طریقے سے لوگوں تک پہنچایا۔ قرآنِ مجید میں ارشاد ہے:

ادع الی سبیل بالحکمۃ والموعظۃ الحسنۃ ......

(سورہ النحل: 125)

"اپنے رب کے راستے کی طرف حکمت اور عمدہ نصیحت کے ساتھ بلاؤ اور اچھے طریقے سے بحث کرو۔"

(iii) دین میں جبر نہیں

دینِ اسلام میں جبر کا تصور موجود نہیں ہے بلکہ قبولِ حق کا معیار دلیل و بصیرت ہے مندرجہ ذیل آیت دعوتِ حق کے اصولی ڈھانچے کو واضح کرتی ہے۔

لا اکراہ فی الدین

(سورہ البقرہ: 256)

"دین میں کوئی جبر نہیں"

حدیث کی روشنی میں وضاحت

(i) امن بطور شناخت

دین اسلام میں مومن کی شناخت کو امن بتایا گیا ہے۔ مومن کی پہچان ہے کہ اس کی زبان اور ہاتھ سے دوسرے مسلمان محفوظ رہیں تاکہ سماجی امن قائم ہو سکے۔ حدیث میں بیان کیا گیا ہے کہ:

المسلم من سلم المسلمون
من لسانہ و یدہ
(صحیح بخاری)

"مسلمان وہ ہے جس کے ہاتھ اور زبان سے دوسرے مسلمان محفوظ رہیں"

(ii) جان و مال اور عزت کا احترام

خطبہ حجتہ الوداع کے موقع پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمان کی جان و مال اور عزت کے بارے میں واضح طور پر بیان کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

Scanned with CamScanner

Day: Date:

(4)

"اے لوگو! تم پر ایک دوسرے کی جان، مال اور عزت قطعاً حرام کر دی گئیں ہیں۔ ان کی مثال ایسی ہے جیسے اس دن کی، اس پاک مہینے (ذوالحجہ) کی اور اس شہر مکہ کی۔ تم سب خدا کے حضور جاؤ گے اور وہ تمہارے اعمال کے بارے میں باز پرس فرمائے گا۔"

(صحیح بخاری و مسلم)

(iii) غیر مسلم معاہد کے حقوق

اسلام میں عقیدے سے ماورا ہو کر، تمام لوگوں کے لیے سماجی تحفظ کو یقینی بنایا گیا ہے۔ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ صرف غیر مسلموں کے تحفظ کو یقینی بنایا بلکہ ان کے تحفظ کو اپنی شفاعت اور دفاع سے جوڑ دیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"سنو! جس نے کسی معاہد (غیر مسلم شہری) پر ظلم کیا یا اس کے حق میں کمی کی یا کوئی چیز اس کی رضامندی کے بغیر لی یا اس پر اس کی طاقت سے زیادہ بوجھ ڈالا، تو قیامت کے دن میں اس کا مدعی ہوں گا۔"

(سنن ابی داؤد)

سیرت طیبہ کی روشنی میں عملی مثالیں

(i) میثاقِ مدینہ: پرامن بقائے باہمی

مدینہ کی طرف ہجرت کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مہاجرین اور انصار کو بھائی بھائی بنا دیا۔ اس کے بعد آپ نے اوس و خزرج، یہودی قبائل اور مدینہ کے لوگوں کے درمیان ایک امن معاہدہ قائم کیا جسے **"میثاق مدینہ"** کا نام دیا گیا۔ جدید محققین اس معاہدے کو پہلا تحریری معاہدہ کہتے ہیں جس نے پرامن معاشرے کی بنیاد رکھی۔ اس معاہدے میں مذہبی آزادی، مشترکہ دفاع، خون ریزی سے اجتناب اور عدل و انصاف کی بالادستی پر زور دیا گیا۔

(ii) صلح حدیبیہ - امن کی حکمت عملی

6 ہجری میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام عمرے کی غرض سے مکہ کی طرف تشریف لے گئے لیکن قریشِ مکہ نے مکہ میں داخل ہونے کی اجازت نہ دی۔ لہذا حدیبیہ کے مقام پر مسلمانوں اور قریش کے درمیان ایک معاہدہ طے پایا جسے **"صلح حدیبیہ"** کا نام دیا گیا۔ اس معاہدے کی شرائط مسلمانوں کے نا موافق تھیں لیکن حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے لڑائی جھگڑے پر امن اور صلح کو ترجیح دی۔ قرآنِ مجید

نے اس صلح کو فتح مبین قرار دیا۔ اس صلح نے مکہ فتح کرنے کی راہ ہموار کی۔ صلح کے اس دور میں اسلام کی پرامن طریقے سے ترویج و تبلیغ میں مدد ملی۔

(iii) فتح مکہ۔ عفو عام

8 ہجری میں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اپنے صحابہ کرام کے ساتھ میں فاتح بن کر مکہ میں داخل ہوئے اور پرامن طریقے سے مکہ فتح کر لیا۔ دنیائے عالم میں یہ پہلی فتح تھی جس میں خون نہیں بہایا گیا اور دشمنوں کے لیے عام معافی کا اعلان کیا گیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ کے لوگوں کو مخاطب کر کے فرمایا،

"آج کے دن تم پر کوئی ملامت نہیں،
جاؤ تم سب آزاد ہو"

(iv) جنگی اخلاق۔ امن کی حدود دفاع

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دوران جنگ بچوں، بوڑھوں، عورتوں اور راہبوں کو قتل کرنے سے منع فرمایا۔ اسی طرح فصلوں اور درختوں کو بھی نقصان پہنچانے سے منع کیا گیا ہے۔ یہ راہنما اصول آج کے بین الاقوامی انسانی یا جنگی قوانین سے ہم آہنگ ہیں بلکہ کئی جگہوں پر سبقت لیے ہوئے ہیں۔

Scanned with CamScanner

(۷) واقعہ طائف: عفو و دعا

واقعہ طائف دعوتِ امن کا بلند ترین اخلاقی نمونہ پیش کرتا ہے۔ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے جب دعوت و تبلیغ کی غرض سے طائف کی طرف سفر کیا تو وہاں کے لوگوں نے مذاق اڑایا اور آپ پر پتھر مارے۔ لیکن آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے لیے بددعا نہیں کی بلکہ ان کے لیے ہدایت کی دعا فرمائی اور انہیں معاف فرما دیا۔

پیغمبرِ اسلام: جدید محققین کی نظر میں

کیرن آرمسٹرانگ لکھتی ہیں کہ:

محمد صلی اللہ علیہ وسلم امن کے سفیر ہیں انہوں نے پرتشدد معاشرے کو امن اور ہمدردی پر مبنی معاشرے میں تبدیل کر دیا۔
(محمدؐ: ہمارے دور کے نبی)

اسی طرح منٹگمری واٹ نے لکھا ہے کہ:

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پرامن برادری قائم کرنے کی کوشش کی جہاں عدل، برداشت اور باہمی احترام غالب تھے۔
(محمدؐ مدینہ میں)

Scanned with CamScanner

Day: Date:

8

مسلم محقق محمد حمیداللہ لکھتے ہیں:
"میثاقِ مدینہ انسانی تاریخ کا پہلا تحریری معاہدہ ہے جس نے پر امن معاشرتی اصول متعارف کروائے۔"
(دنیا کا پہلا تحریری دستور)

خلاصہ بحث

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کا ہر پہلو بتاتا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم حقیقی معنوں میں داعی امن ہیں۔ قرآن مجید نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو رحمت اللعالمین قرار دیا ہے اور دعوتِ تبلیغ کو حکمت و نرمی قرار دیا ہے۔ حدیث مبارکہ میں مومن کی شناخت، امن کو کہا گیا ہے۔ سیرت طیبہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس نظریے کو سفارتی، آئینی اور اخلاقی اداروں میں ڈھال دیا۔ میثاقِ مدینہ، صلح حدیبیہ، فتح مکہ اور جنگی اخلاق اس کی نمایاں مثالیں ہیں۔ اسی طرح جدید محققین، چاہے وہ مسلم ہوں یا غیر مسلم اس امر پر متفق ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی پوری زندگی امن، عدل اور رحمت سے عبارت ہے۔ یہی پیغام آج کے متنوع معاشروں کے لیے سب سے زیادہ کارآمد اور رہنما ہے۔

Scanned with CamScanner